عشرۂ ذی الحجہ کے مسائل وفضائل

از افاضات شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالْفَجْرِ ○ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ○ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ○ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ○ هَلْ فِيْ ذَالِكَ قَسَمٌ الِّذِیْ حِجْرٍ ○

قسم ہے صبح کی، دس راتوں کی، جفت اور طاق کی اور اس رات کی جو گزر جاتی ہے۔ یہ قسمیں ذی فہم لوگوں کے لئے ہیں۔

والفجر کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فجر سے صبح کی نماز مراد ہے۔ وَلَيَالٍ عَشْرٍ سے ذی الحجہ کی دس راتیں مراد ہیں۔ یعنی عشرہ ذی الحجہ، شَفْع سے جس کے لغوی معنی جفت کے ہیں مخلوق مراد ہے اور وتر (طاق) سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ وَالَّيْلِ اِذَا يسر۔ اور قسم اس رات کی جو گزر جاتی ہے یا جاتی ہوئی رات کی قسم اور اہل دانش کے لئے یقیناً یہ بڑی قسم ہے کہ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ تمہارا رب تمہاری گھات میں ہے۔

مقاتلؒ کا قول ہے قول ہے کہ فجر سے مراد مزدلفہ کی وہ صبح ہے جو قربانی کے دن ہوتی ہے اور لیال عشر سے عیدالضحیٰ کے قبل کی دس راتیں ہیں۔(ا) اور الشفع سے مراد حضرت آدم وحوا ہیں اور الوتر خداوند تعالیٰ ہے اور والیل اذا یسر کے معنی ہیں آئی ہوئی رات یعنی ذی الحج کی دسویں رات گویا اللہ تعالیٰ نے قربانی کے دن کی دس راتوں کی، آدم وحوا کی، اپنی ذات کی اور عیدالضحیٰ کی رات کی قسمیں کھائیں اور ان (متعدد) قسموں کے بعد فرمایا ھل فی ذلک قسم الذی حجر یعنی کیا یہ قسمیں صاحب عقل وتمیز کے لئے کافی نہیں ہے۔ یہ قسمیں بہت عظیم الشان ہیں اور جوابِ قسم ان ربک لبالمرصاد ہے، یعنی (تمہارا رب یقیناً انتظار میں ہے)۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ فجر سے مراد ہے پو پھٹنا یعنی عام صبح، بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے دن مراد ہے اور دن کو فجر سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ وہ دن سے پہلے ہوتی ہے۔ مجاہدؒ کا خیال

☆ قال الامام الشافعی رحمه الله تعالی : امن الناس علیّ فی الفقه محمد بن حسن ☆

ہے کہ اس سے روز نحر (قربانی کے دن) کی فجر مراد ہے۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فجر سے مراد چشموں سے پانی کا پھوٹ کر بہنا، سبزے کا زمین پھاڑ کر نمودار ہونا اور پھلوں کا درختوں میں آنا فجر ہے اسی فجر کی اللہ نے قسم کھائی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت ہائے مبارک سے پانی پھوٹ کر بہہ نکلنے کی اللہ نے قسم کھائی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ پتھر سے پھٹ کر حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا برآمد ہونا اس سے مراد ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی ضرب سے پتھر کے اندر سے پانی کا پھوٹ کر بہنا مراد ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گنہگاروں کی آنکھوں سے پانی پھوٹنے یعنی آنسوؤں کے پانی کا بہنا مراد ہے، یا دل سے معرفت الٰہی کا چشمہ پھوٹنا مراد ہے (کیونکہ ایمان ومعرفت سے زندگی حاصل ہوتی ہے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ (دیکھو مردہ دل کو ہم نے ایمان ومعرفت کے پانی سے زندہ کر دیا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ سے اضحیٰ کی دس راتیں مراد ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے فرمایا کہ اس سے مراد ذی الحج کی دس راتیں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت آئی ہے کہ آپ نے فرمایا اس سے عشرۂ رمضان کی دس راتیں مراد ہیں۔ مجاہد رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ حضرت موسیٰ کی دس راتیں ہیں۔ محمد بن جریر طبری کا قول ہے کہ وہ محرم کی اول دس راتیں ہیں۔

والشفع والوتر کی تفسیر میں قتادہ اور سدی نے کہا شفع ہر وہ چیز ہے جو جفت ہوں اور الوتر سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ مقاتل کا قول ہے کہ مراد آدم علیہ السلام وحوا علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ آدم علیہ السلام تنہا تھے اللہ نے حوا علیہ السلام سے ان کا جوڑا کر دیا۔ ایک قول ہے کہ شفع اور وتر سے نمازیں مراد ہیں یعنی کوئی نماز (باعتبار برکت) جفت ہے کوئی طاق، شفع اور وتر دونوں سے مراد مغرب کی نماز ہے کہ اول دو رکعتیں جفت ہیں اور آخری رکعت طاق یہ قول ربیع بن انس رضی اللہ عنہ اور ابو العالیہ کا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شفع یوم نحر (قربانی کا دن) ہے اور وتر عرفہ کا دن یعنی ۹ رذی الحج۔ یا شفع یوم نحر کے بعد کے دو دن ہیں اور وتر تیسرا یعنی تیرھویں تاریخ ذی الحج کی۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ (گزرتی رات کی قسم یا اندھیری ہونے والی رات کی قسم) بعض نے کہا

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں: فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

ہے کہ وہ رات مزدلفہ کی رات ہے۔ بعض کا قول ہے سَرُیٰ کے معنی ہیں رات کو چلنا یہاں رات کے چلنے کے معنی ہیں رات میں لوگوں کا سیر کرنا اور چلنا، وَهَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ۔ اس میں ذی حجر کے معنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عقلمند کے فرمائے ہیں۔ حسن بصریؒ اور ابورجاؒ کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں علم والے، محمد بن کعب قرظیؒ کہتے ہیں کہ اس سے مراد دین والے ہیں۔ آیت بالا میں ھل بجائے ان کے بمعنی تحقیق استعمال ہوا ہے۔ بعض نے رب کا لفظ محذوف مانا ہے یعنی قسم ہے مالک فجر کی، قسم ہے دس راتوں کے مالک کی اس طرح دوسری آیات میں جہاں قسم مذکور ہے لفظ رب محذوف مانا گیا ہے جیسے وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ٥ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ٥ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ٥

ماہِ ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل میں

معجزات انبیاء (علیہم السلام)

شیخ البرکات رحمہ اللہ نے بالاسناد حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ذی الحجہ کے اوّل عشرہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اور ان کو اپنی رحمت سے نوازا اس وقت وہ عرفہ میں تھے۔ عرفہ میں حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی خطا کا اعتراف کیا تھا۔ اسی عشرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی سے نوازا (اپنا دوست اور خلیل بنایا) اپنا مال مہمانوں کے لئے، اپنی جان آتش نمرود کے لئے اور اپنے فرزند (اسماعیل علیہ السلام) کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات والا پر کمال توکل ختم ہو گیا۔ اسی عشرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی بنیاد رکھی۔ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ (۱) اسی عشرہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کی عزت عطا ہوئی۔ اسی عشرہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش معاف کی گئی، اسی عشرہ میں لیلۃ المباہات (فخر ومباہات کی رات) رکھی گئی۔

روایت میں آیا ہے کہ نزول قرآن کی ابتداء اسی عشرہ میں دس تاریخ کی صبح کو ہوئی اس

۱۔ اور جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے اس گھر کی بنیادیں اٹھائیں۔

وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو تشریف لئے جارہے تھے، اسی عشرہ میں بیعت رضوان ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ۔(۱) جس درخت کے نیچے یہ بیعت ہوئی وہ سمرہ (ببول) کا درخت تھا۔ یہ بیعت حدیبیہ کے دن ہوئی تھی، اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد چودہ یا پندرہ سو تھی، سب سے پہلے حضرت ابوسنان اسدی رضی اللہ عنہ نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا (علیہ وعلیٰ جمیع اصحابہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ وتحیاتہ والتابعین لھم باحسان)۔ اسی عشرہ میں یوم ترویہ (آٹھ تاریخ) یوم عرفہ (۹رتاریخ) اور یوم نحر (۱۰رتاریخ) ہے۔ اور یوم حج اکبر ہے۔

شیخ ابوالبرکات رحمہ اللہ نے بالا سناد بروایت حضرت ابوسعید حذری رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مہینوں کا سردار ماہ رمضان ہے اور تمام مہینوں میں حرمت والا مہینہ، ذی الحج ہے۔ شیخ ابوالبرکات نے بالا سناد بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کے دنوں میں سب سے افضل ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا ان دنوں کے عمل کے برابر راہِ خدا میں جہاد کرنا بھی نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں البتہ اس شخص کی بزرگی کے برابر ہے جس نے اپنا منہ خاک آلود کیا۔

عشرۂ ذی الحجہ کی عبادات:

شیخ ابوالبرکات نے بالا سناد بیان فرمایا کہ عطا بن ابی ریاح نے فرمایا کہ میں نے خود سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمارہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص گانا سننے کا بہت دلدادہ تھا لیکن ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر صبح سے روزہ رکھ لیتا تھا اس کی اطلاع حضور اقدس تک پہنچی، حضور نے فرمایا اس کو بلا کر لاؤ وہ شخص حاضر خدمت ہوا۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ تم ان دنوں کے روزے کیوں رکھتے ہو؟ (کون سی ایسی چیز ہے جس نے تم کو ان دنوں کے روزوں پر ابھارا)۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دن حج کے ہیں اور عبادت کے ہیں، اور میری خواہش ہے کہ اللہ ان کی دعا میں مجھے بھی شریک کردے، حضور نے ارشاد فرمایا، تم جو روزے رکھتے ہو اس کے ہر روزے کے عوض تم کو سو غلام آزاد کرنے، قربانی کے لئے حرم میں سو اونٹ بھیجنے اور جہاد میں سواری

۱۔ جب وہ (صحابہ کرامؓ) تم سے درخت کے نیچے بیعت کررہے تھے۔

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

کے لئے سو گھوڑے دینے کا ثواب ہوگا اور ترویہ کے دن روزہ دار کو ہزار غلام آزاد کرنے، ہزار اونٹ قربانی کے لئے حرم میں بھیجنے اور ہزار گھوڑے جہاد میں سواری کے لئے دینے کا ثواب ہے اور عرفہ کے روزے کے عوض دو ہزار غلام آزاد کرنے، دو ہزار اونٹ قربانی کے لئے بھیجنے اور دو ہزار گھوڑے جہاد میں دینے کا ثواب ہوگا، اور سال بھر پہلے اور سال بھر بعد کے روزوں کا ثواب مزید برآں ہوگا۔

شیخ ابوالبرکات رحمہ اللہ نے اپنی اسناد سے بروایت سعید بن جبیرؒ ہم سے بیان کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان ایام یعنی ایام تشریق میں کسی دن نیک کام کرنا اللہ تعالیٰ کو ہر ایک دن میں نیک کام سے زیادہ محبوب ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا راہِ خدا میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد بھی اس سے بہتر نہیں، ہاں جو شخص راہِ خدا میں (اپنی جان اور مال لے کر نکلا ہو اور پھر کچھ بھی واپس لے کر نہ آیا ہو (یعنی مال و جان دونوں قربان کر دیئے ہوں)۔

شیخ ابوالبرکات رحمہ اللہ نے بالا سناد ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار عمل ترک نہیں فرماتے تھے، (۱) عشرہ ذی الحجہ کے روزے (۲) عاشورہ کا روزہ (۳) ایام بیض (ہر ماہ ۱۳/۱۴/اور ۱۵/تاریخ کا روزہ اور (۴) فجر کی نماز سے اوّل دو رکعتیں۔

شیخ ابوالبرکات رحمہ اللہ نے بالا سناد بیان کیا کہ سعید بن میسّب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی یوم عبادت کی عبادت اللہ تعالیٰ کو اتنی محبوب اور پسند نہیں جتنی عشرۂ ذی الحجہ کے ایام کی محبوب ہے۔ ذی الحج کے عشرہ میں ایک دن کے روزہ کا ثواب سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور اس میں ایک رات کی نماز کا ثواب ایک سال کی نمازوں کے برابر ہے۔

شیخ ابوالبرکات رحمہ اللہ نے بالا سناد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماہ ذی الحجہ کے دس دن کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ ہر روزے کے عوض اس کے ایک سال کے روزے لکھے گا۔ حضرت سعید رحمہ اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ذی الحجہ کی دس راتوں میں تم اپنے چراغ نہ بجھاؤ، آپ کو اس عشرہ میں عبادت بہت پسند تھی، خادموں کو بھی جاگنے اور بیدار رہنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

عشرۂ ذی الحج کی عظمت

کہا گیا ہے کہ جو شخص ان دس ایام کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہ دس چیزیں اس کو مرحمت فرما کر اس کی عزت افزائی کرتا ہے۔ (۱) عمر میں برکت، (۲) مال میں افزائی، (۳) اہل وعیال کی حفاظت، (۴) گناہوں کا کفارہ، (۵) نیکیوں میں اضافہ، (۶) نزع میں آسانی، (۷) ظلمت میں روشنی، (۸) میزان میں سنگینی (وزنی بنانا)، (۹) دوزخ کے طبقات سے نجات، (۱۰) جنت کے درجات پر عروج۔ جس نے اس عشرہ میں کسی مسکین کو کچھ خیرات دی اس نے گویا اپنے پیغمبروں کی سنت پر صدقہ دیا۔ جس نے ان دنوں میں کسی کی عیادت کی اس نے اولیاء اللہ اور ابدال کی عیادت کی، جو کسی کے جنازے کے ساتھ گیا اس نے گویا شہیدوں کے جنازے میں شرکت کی، جس نے کسی مؤمن کو اس عشرہ میں لباس پہنایا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف سے خلعت پہنائے گا جو کسی یتیم پر مہربانی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر عرش کے نیچے مہربانی فرمائے گا، جو شخص کسی عالم کی مجلس میں اس عشرہ میں شریک ہوا وہ گویا انبیاء اور مرسلین کی مجلس میں شریک ہوا۔

وہب بن منبہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو وہ اپنی خطاؤں پر چھ روز تک روتے رہے، ساتویں دن اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی (اس حال میں کہ حضرت آدم مغموم وغم زدہ اور سر جھکائے بیٹھے تھے) کہ اے آدم! یہ تم نے کیسی مشقت اور محنت اختیار کر رکھی ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا! الٰہی! میری مصیبت بڑی۔ مصیبت ہے! میرے گناہ نے مجھے ہر طرف سے گھیر رکھا ہے، میں سعادت اور عزت کے گھر یعنی خلد سے نکل کر، ذلت بدبختی موت اور فنا کے گھر میں پہنچ گیا ہوں پھر اپنے گناہوں پر کیوں نہ روؤں! اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ آدم کیا میں نے تجھے اپنا خاص نہیں بنایا تھا، اپنی مخلوق پر تجھے فضیلت نہیں دی تھی؟ کیا مخصوص طریقہ پر تجھے معزز نہیں بنایا، کیا اپنی محبت سے تجھے نہیں نوازا، کیا تجھے اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا، کیا اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ نہیں کرایا! کیا تو میری طرف سے منتہائے کرامت اور مقامِ عزت میں نہیں رہا؟ پھر تو نے میرے حکم کے خلاف کیوں کیا؟ میرے حکم کو بھلا دیا! تو نے کس طرح میری رحمت اور نعمت کو بھلا دیا؟ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم ہے کہ اگر تیری طرح لوگوں سے ساری زمین بھر جائے اور وہ سب رات دن میری تسبیح میں مشغول رہیں اور ایک لمحہ کو بھی میری عبادت پر

سستی نہ کریں اور پھر وہ میری نافرمانی کریں تو میں ان کو ضرور نافرمانوں کی منزل پر اتار دوں گا، یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام کوہِ ہند پر تین سو برس تک روتے رہے، اُن کے آنسو پہاڑی نالوں میں بہتے تھے اور ان سے پاکیزہ درخت اُگ آتے تھے، پھر حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے آدم علیہ السلام! بیت اللہ جایئے اور عشرۂ ذی الحج کے منتظر رہئے۔ شاید اللہ تعالیٰ آپ کی لغزش پر رحم فرمائے! حضرت آدم وہاں سے کعبہ کو روانہ ہو گئے، حضرت آدم کا قدم جس جگہ پڑتا تھا وہ جگہ سرسبز ہو جاتی تھی اور دونوں قدموں کے درمیان کی جگہ بنجر رہتی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں قدموں کے درمیان کا فاصلہ تین فرسنگ ہوتا تھا، غرض حضرت آدم علیہ السلام کعبہ شریف پہنچ گئے، وہاں پہنچ کر پورے ایک ہفتہ طواف کیا، اور اتنا روئے کہ گھٹنوں گھٹنوں تک پانی چڑھ گیا، حضرت آدم نے عرض کیا! الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں تیری حمد کرتا ہوں، میں نے بدی کی اور اپنے اوپر خود ظلم کیا۔ میرا قصور معاف فرما دے تو تمام بخشنے والوں سے بہتر ہے تو ارحم الراحمین ہے۔ مجھ پر رحم فرما! اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد وحی بھیجی اور فرمایا! آدم مجھے تیری کمزوری پر رحم آ گیا۔ میں نے تیرا گناہ معاف کر دیا اور تیری توبہ قبول کر لی۔ آیت فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ کی تفسیر و تشریح ہے۔ یہ اسی عشرہ کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی، پس اسی طرح اگر کوئی مؤمن اللہ کا نافرمان ہو جائے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگے اور وہ ان دنوں میں (عشرۂ ذی الحجہ) توبہ کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرے اور خدا کا فرمانبردار بن جائے تو اللہ اس پر مہربانی فرمائے گا اور اس کے گناہ معاف فرمائے گا۔ اپنی مہربانی سے اس کے گناہوں کو نیکیوں سے

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی تمام کتب تھوک اور ارزاں نرخوں پر ہم سے حاصل کیجئے

☆ .تاریخ نفاذ حدود ☆ .کاغذی کرنسی کی شرعی حیثیت ☆ چند جدید معاملات کی شرعی حیثیت
.کریڈٹ کارڈ ۴.کلوننگ . امام وخطیب کی شرعی و معاشرتی حیثیت مختصر نصاب سیرت
☆مختصر نصاب فقہ ☆ مختصر نصاب قرآن ۹۔مختصر نصاب حدیث . انڈیکس شرح صحیح مسلم
.روزہ رکھیۓ مگر ! ۔ قربانی کیسے کریں ۔ آسان مختصر دعائیں ۔لوگ کیا کہیں گے؟
☆۔کڑوی روٹی ☆ بینکوں کے ذریعہ زکوۃ کی کٹوتی کی شرعی حیثیت ☆ ۔ رطب و یابس

اسلامک بک کارپوریشن دکان نمبر۳ فضل داد پلازا اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی